Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)

صلح حدیبیہ کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان
نیز دنیا کے حالات کے پیش نظر دعاؤں کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22 نومبر 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حدیبیہ کے بارے میں بیان ہو رہا ہے۔ اِس بارے میں بُدَیل بن وَرْقَا خُزاعی اور دیگر قریش کے قاصدوں کا رسولِ کریم ﷺ کے پاس آنے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ اِس کی تفصیل میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ نے یوں بیان کیا ہے کہ جب آنحضرتؐ حدیبیہ کی وادی میں پہنچ کر ڈیرے ڈال چکے تو قبیلہ خزاعہ کا ایک نامور رئیس بُدَیل بن وَرْقَا نامی، اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ آنحضرتؐ کی ملاقات کے لیے آیا اور اِس نے آپؐ سے عرض کیا کہ مکّہ کے رؤساء جنگ کے لیے تیار کھڑے ہیں اور وہ کبھی بھی آپؐ کو مکّہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہم تو جنگ کی غرض سے نہیں آئے بلکہ صرف عمرہ کی نیّت سے آئے ہیں اور افسوس ہے کہ باوجود اِس کے کہ قریش مکّہ کو جنگ کی آگ نے جلا جلا کر خاک کر رکھا ہے مگر پھر بھی یہ لوگ باز نہیں آتے اور مَیں تو اِن لوگوں کے ساتھ اِس سمجھوتہ کے لیے بھی تیار ہوں کہ وہ میرے خلاف جنگ بند کر کے مجھے دوسرے لوگوں کے لیے آزاد چھوڑ دیں۔ لیکن اگر اُنہوں نے میری اِس تجویز کو بھی ردّ کر دیا اور بہر صورت جنگ کی آگ کو بھڑکائے رکھا تو مجھے بھی اُس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ پھر مَیں بھی اِس مقابلہ سے اُس وقت تک پیچھے نہیں ہٹوں گا کہ یا تو میری جان اِس رستہ میں قربان ہو جائے اور یا خدا مجھے فتح عطا کرے۔ اگر مَیں اِن کے مقابلے میں آ کر مِٹ گیا تو قصّہ ختم ہوا لیکن اگر خدا نے مجھے فتح عطا کی اور میرے لائے ہوئے دین کو غلبہ حاصل ہو گیا تو پھر مکّہ والوں کو بھی ایمان لے آنے میں کوئی تأمّل نہیں ہونا چاہیے۔

بُدَیل پر آپؐ کی اِس مخلصانہ اور دردمندانہ تقریر کا بہت اثر ہوا اس نے مکّہ پہنچ کر قریش کو آنحضرت ﷺ کی صلح کی تجویز سے آگاہ کیا۔ اِس پر ایک شخص عُروہ بن مسعود نامی جو قبیلہ ثقیف کا ایک بہت بااثر رئیس تھا، نے کہا کہ آپ کو چاہیے کہ اِس کی تجویز کو قبول کر لیں اور مجھے اجازت دیں کہ مَیں آپ کی طرف سے محمد (ﷺ) کے پاس جا کر مزید گفتگو کروں۔ اُس نے آنحضرتؐ اور صحابہؓ کو اہل مکّہ سے ڈرانے کی کوشش کی تاہم جب عُروہ نے دیکھا کہ جب بھی رسول اللہؐ تھوکتے تو صحابہؓ اُس کو ہاتھ پر لے لیتے اور پھر اُس کو اپنے چہرے اور سینے پر مَلتے۔ جب آپؐ صحابہؓ کو کسی چیز کا حکم دیتے تو صحابہؓ فوری طور پر اُس کو بجالاتے۔ جب آپؐ وضو کرتے تو صحابہؓ وضو کے پانی کو حاصل کرنے کے لیے ٹوٹ پڑتے، کسی بال کو بھی نیچے گرنے نہیں دیتے اور آپؐ کے سامنے اپنی آواز کو نیچا رکھتے تھے اور آپؐ کی تعظیم کی وجہ سے آپؐ کو ترچھی نگاہوں سے نہیں دیکھتے تھے۔ تو وہ قریش کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اَے میرے لوگو! مَیں سفارت کے لیے بادشاہوں کے درباروں، قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار میں گیا ہوں۔ اللہ کی قسم! مَیں نے کبھی کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا، جس کی ایسی اطاعت کی جائے، جیسی محمد (ﷺ) کی اطاعت گزاری اُس کے صحابہؓ میں ہوتی ہے۔ حضور انور نے تبصرہ فرمایا کہ کہاں تو وہ آیا تھا آنحضرتؐ کو کافروں سے ڈرانے کے لیے اور کہاں جب یہ نظارے دیکھے تو متاثر ہو کر گیا اور یہی بات پھر اُس نے جا کے اُن کافروں کو بھی بتائی۔

پھر اَحابیش کا سردار حلیس بن علقمہ کنانی، قریش کا نمائندہ بن کر آیا، جب رسول اللہؐ نے اس کو بلندی سے دیکھا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ فلاں شخص ہے جو ایسے قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے جو قربانی کے جانوروں کا احترام کرتے ہیں اور صحابہؓ کو فرمایا کہ اِسے دکھانے کے لیے قربانی کے جانور آگے گزارو۔ جب اُس نے یہ دیکھا تو کہا کہ سبحان اللہ! اِن لوگوں کے لیے مناسب نہیں کہ وہ بیت اللہ سے روکے جائیں۔ کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے اِس بات کی اجازت نہیں دی کہ لَخم، جُذام، قندہ اور حمیر قبائل توجّ کریں اور عبد المطلب کے بیٹے کو بیت اللہ سے روکا جائے۔ ربّ کعبہ کی قسم! قریش ہلاک ہو جائیں گے، بے شک یہ لوگ عمرہ کرنے کیلئے آئے ہیں۔ یہ باتیں سن کر آپؐ نے فرمایا! اللہ کی قسم! اَے بنو کنانہ کے بھائی، بالکل ایسی ہی بات ہے۔ قریش نے اِس تمام احوال کے بیان کرنے پر اُسے اعرابی قرار دیتے ہوئے اُس کے مشاہدہ کو نعوذ باللہ! آنحضرتؐ کا مکر و فریب قرار دیا۔

اِس سفر میں حضرت کعب بن عُجرہ کے لیے تکلیف کی صورت میں احرام کی حالت میں سر منڈوانے کی رخصت کا ذکر ملتا ہے۔ اسی طرح قریش کی طرف سے مختلف لوگوں کے بطورِ سفیر آنے کا بھی ذکر ملتا ہے اِن میں مِکرَز بن حَفص بھی ہے۔ جب یہ آیا تو رسول اللہؐ نے اُسے دیکھ کر فرمایا کہ یہ ایک دھوکے باز شخص ہے اور

روایت میں فاجر کا لفظ بھی ملتا ہے۔ نیز آپؐ نے اُس سے بھی وہی بات کی جو عُروہ اور بدیل سے کی تھی۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف لَوٹ گیا اور اُن کو اِن باتوں کی خبر دی جو آپؐ نے اُس سے کی تھیں۔

رسول اللہؐ کا اپنے سفیر کے طور پر حضرت خِرَاش بن اُمَیَّہ کو قریش کی طرف بھیجنے اور ان کے ساتھ قریش کی بدسلوکی اور قتل کی کوشش کا بھی ذکر ملتا ہے۔ بہر حال قریش نقضِ امن کی صورتحال پیدا کرتے رہے لیکن آنحضرتؐ درگزر فرماتے رہے۔ قریش مکّہ نے جوش میں آکر آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور صحابہؓ پر حملے کا ارادہ کیا۔ یہاں تک کہ آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قتل کی سازش بھی کی۔ لیکن مسلمانوں کی ہوشیاری سے یہ سازش ناکام ہوئی ، تاہم آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِن سب کو معاف فرمادیا اور مصالحت کی کوشش جاری رکھی۔

علامہ بیہقی نے عُروہ سے روایت کی ہے کہ پھر نبی کریمؐ نے حضرت عمر بن خطابؓ کو بلایا تا کہ اُنہیں قریش کی طرف بھیجیں۔ تو اُنہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! قریش میری دشمنی سے واقف ہیں، اِس لیے مجھے اپنی جان پر خوف ہے اور بنوعدی میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو میری حفاظت کرے۔ یارسول اللہؐ! اگر آپؐ چاہتے ہیں تو مَیں چلا جاتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ یارسول اللہؐ! مَیں آپؐ کو ایک ایسے شخص کا بتلاتا ہوں، جس کی مکّہ میں مجھ سے زیادہ عزت ہے اور زیادہ بڑا خاندان ہے، جو اُس کی حفاظت کریں گے اور وہ آپؐ کے پیغام کو جو آپؐ چاہتے ہیں، پہنچا دیں گے اور وہ شخص حضرت عثمان بن عفّانؓ ہیں۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ بطور سفیر مکّہ گئے اور قریش کے مجمع میں آنحضرتؐ کا پیغام پیش کیا، مگر قریش ضد پر قائم رہے کہ مسلمان اِس سال مکّہ میں داخل نہیں ہوسکتے۔ قریش نے حضرت عثمانؓ کو ذاتی طور پر طوافِ بیت اللہ کی پیشکش کی، لیکن انہوں نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ یہ ممکن نہیں کہ رسول اللہؐ تو مکّہ سے باہر روکے جائیں اور مَیں طواف کروں۔ مگر قریش نے کسی طرح نہ مانا اور بالآخر حضرت عثمانؓ مایوس ہو کر واپس آنے کی تیاری کرنے لگے۔

اِس موقع پر مکّہ کے شریر لوگوں کو یہ شرارت سوجھی کہ اُنہوں نے غالباً اِس خیال سے کہ اِس طرح ہمیں مصالحت میں زیادہ مفید شرائط حاصل ہوسکیں گی حضرت عثمانؓ اور اِن کے ساتھیوں کو مکّہ میں روک لیا۔ اِس پر مسلمانوں میں یہ افواہ مشہور ہوئی کہ اہلِ مکّہ نے حضرت عثمانؓ کو قتل کر دیا ہے۔ یہ خبر جب پہنچی تو آنحضرتؐ کو بھی شدید غصّہ اور صدمہ تھا۔ آنحضرتؐ نے فوراً تمام مسلمانوں میں اعلان کرکے اُنہیں ایک ببول یعنی کیکر کے درخت کے نیچے جمع کیا اور فرمایا کہ اگر یہ اطلاع درست ہے تو خدا کی قسم! ہم اِس جگہ سے اُس وقت تک نہیں ٹلیں گے کہ عثمان کا بدلہ نہ لے لیں۔ پھر آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ آؤ اور میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر جو اسلام میں بیعت کا طریقہ ہے، یہ عہد کرو کہ تم میں سے کوئی شخص پیٹھ نہیں دکھائے گا اور اپنی

جان پر کھیل جائے گا، مگر کسی حال میں اپنی جگہ نہیں چھوڑے گا۔ جب بیعت ہو رہی تھی تو آنحضرتؐ نے اپنا بایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ پر رکھ کر فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے کیونکہ اگر وہ یہاں ہوتا تو اِس مقدس سودے میں کسی سے پیچھے نہ رہتا۔ اسلامی تاریخ میں یہ بیعت بیعتِ رضوان کے نام سے مشہور ہے یعنی وہ بیعت جس میں مسلمانوں نے خدا کی کامل رضامندی کا انعام حاصل کیا۔ قرآن شریف نے بھی اِس بیعت کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے اور اِس میں شبہ نہیں کہ یہ بیعت اپنے کوائف کے ساتھ مل کر ایک نہایت عظیم الشان فتح تھی۔ نہ صرف اس لیے کہ اِس نے آئندہ فتوحات کا دروازہ کھول دیا بلکہ اِس لیے بھی کہ اِس سے اسلام کی اس جاں فروشانہ روح کا جو دینِ محمدیؐ کا گویا مرکزی نقطہ ہے ایک نہایت شاندار رنگ میں اظہار ہوا۔ حضور انور نے فرمایا کہ صلح حدیبیہ کی مزید تفصیل ان شاء اللہ آئندہ بیان ہو گی۔

آخر پر حضور انور نے دنیا کے موجودہ حالات کے پیش نظر دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا: اس وقت میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ یورپ میں بھی حالات بڑی تیزی سے جنگ کی طرف جا رہے ہیں۔ یوکرین اور روس کی جنگ پھیلنے کا خطرہ بڑھتا جا رہا ہے۔ یورپ کے باقی ملکوں کو بھی دھمکیاں مل رہی ہیں۔ اکثر عقل رکھنے والے اور امن پسند لوگ، لیڈر اس بارے میں پریشان بھی ہیں۔ بہرحال دعا کریں اللہ تعالیٰ احمدیوں اور امن پسند لوگوں کو جنگ کے بد اثرات سے محفوظ رکھے۔ اور یہ لوگ جنگ میں ایسے ہتھیار استعمال نہ کریں جن کے استعمال سے آئندہ نسلیں متاثر ہوتی ہوں۔

مسلمان ممالک کے لیے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو بھی عقل اور سمجھ دے اور اللہ ان کو حق پہچاننے کی توفیق دے۔ نیز فرمایا: اس بات کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ حالات جس طرح تیزی سے بگڑے ہیں اور بگڑ رہے ہیں ان حالات کی وجہ سے پہلے لوگوں کی توجہ ہے لیکن دوبارہ یاددہانی کروا دوں کہ گھروں میں دو، تین مہینے کا راشن رکھنے کی کوشش کریں۔ لیکن سب سے اہم نقطہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اس سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اس میں بڑھنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ (آمین)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔